www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	مضمون	الفاظ متعلقہ
	سیر کرنا	دیکھیے "چلنا" اور "سفر کرنا"
۲۸	سیر کرانا	سَیَّرَ - اَسْرٰی (۲)
۲۹	سیڑھی	سُلَّم اور مَعَارِج (۲)
۳۰	سیکھنا سکھلانا	عَلَّمَ اور تَعَلَّمَ - تَلَقّٰی - کَلَّبَ (۳)
	ش	
۱	شاخ	فرع - شعب - اَفنان (۳)
۲	شام	رواح - اصیل - عشیا - مسا (۴)
۳	شاید	لَعَلَّ - عَسٰی (۲)
۴	شراب	خمر - مَعِین - رحیق (۳)
۵	شرمانا	اِستحیاء - اِستنکف (۲)
	شرمندگی	دیکھیے "پچھتانا"
۶	شروع کرنا	بَدَاَ - طَفِقَ
۷	شرمگاہ	فرج - سَوءۃ (۲)
۸	شریک	خلیط - شریک - نِدّ (۳)
۹	شعلہ	لہب - شُواظ - نُحاس - مارج - شہاب (۵)
۱۰	شک و شبہ	شک - شبہ - مِریۃ - مریج - لَبس - ریب (۶)
۱۱	شکل وصورت	ھیئۃ - شکل - صورۃ - تمثال (۴)
۱۲	شکل وصورت بنانا	صَوَّر - خَلَقَ - تمثّل (۳)
۱۳	شگاف	فُطور - فُروج (۲)
۱۴	شہر	مدینۃ - مِصر - بَلَد - دِیار - قریۃ (۵)
۱۵	شیشہ	زُجاجۃ - قواریر (۲)
	شیطان	دیکھیے "جن"
	ص	
۱	صاف کرنا	مَحَّصَ - طَهَّرَ - صفّا - مَسَحَ (۴)
۲	صبح	اسحار - فجر - صبح - اشراق - بُکرۃ - غداۃ - ضُحٰی (۷)
۳	صبح کرنا	اَصْبَحَ - غَدَا (۲)
۴	صبر کرنا	صَبَرَ - قَنِعَ (۲)
۵	صلح	صُلح - سَلْم (۲)
	ض	
۱	ضامن	زعیم - کفیل (۲)
	ضائع کرنا	دیکھیے "برباد کرنا"
	ضد کرنا	" "اڑنا اور مخالفت کرنا"
	ط	
۱	طاقت	طاقۃ - قوۃ - مِرّۃ - مُکن - مَحْل (۵)
۲	طاقت رکھنا	اطاق - استطاع (۲)
	طرف	دیکھیے "جانب"
۳	طریقہ - دستور	طریقۃ - سُنّۃ - اُمّۃ - شریعۃ - مِنہاج - مَنسک - شاکلۃ - معروف - خُلُق (۹)
۴	طعنہ دینا	طَعَنَ - لَمَزَ - هَمَزَ (۳)
	طلاق دینا	دیکھیے "آزاد کرنا"
	طلب کرنا	" "مانگنا اور چاہنا"
۵	طوق ڈالنا	طوّق اور غلّ (۲)
۶	طمع رکھنا	طَمِعَ - حَرَصَ - شُحّ (۳)
۷	طے کرنا	عَبَرَ - قَطَعَ (۲)
	ظ	
۱	ظاہر ہونا	ظَهَرَ - جَهَرَ - بَدَا - عَثَرَ - تَبَیَّنَ اور اِستبان - حَصحَصَ - تَجَلّٰی - شُرَّعًا (۸)
۲	ظاہر کرنا	اَظْهَرَ - اَبْدَا - اَعْثَرَ - جَهَرَ - اَعْلَنَ (۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (۳/۱۶۴) انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔

۳۔ اَنْعَمَ، اَلنَّعْمَةُ۔ انسان کی اچھی حالت کو کہتے ہیں اور نعمۃ ہر وہ چیز ہے جو انسان کی کوئی ضرورت پوری کرے اور اس کی خوشحالی کا باعث بن سکے اور یہ لفظ جنس کے لیے ہے خواہ نعمت تھوڑی ہو یا زیادہ اور نعمت اور انعام کا لفظ انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔ اَنْعَمَ کے معنی احسان، نیکی یا بھلائی کرنا ہے۔ لیکن انعم علی فرسہ کبھی نہ آئے گا (م۔ق) نیز یہ لفظ اپنی ذات کے لیے بھی استعمال نہیں ہوتا۔ (فق۔ل ۱۵۸)

اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (۳۳/۳۷) جب تم اس شخص سے جس (زید بن حارثہ) پر خدا نے بھی احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا۔ یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو۔ (طلاق نہ دو)

۴۔ اَحْسَنَ، احسان کا معنی ہر نیک اور اچھا کام ہے خواہ اس کا تعلق اپنی ذات سے ہو، یا کسی دوسرے سے (فق ل ۱۵۸)۔ حدیث جبرئیل میں ہے کہ جبرئیل نے آپ سے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا "احسان یہ ہے کہ تو خدا کی یوں عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ ضرور سمجھنا چاہیے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے"۔ احسان کا لفظ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ہر بھلائی کے کام پر بولا جاتا ہے۔ جیسے حضرت یوسفؑ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ (۱۲/۱۰۰) اور اس نے مجھ پر احسان فرمایا کہ مجھ کو جیل خانہ سے نکالا اور تم سب کو گاؤں سے یہاں لے آیا۔

ماحصل: (۱) فَضَّلَ: از راہِ مہربانی کسی کو اس کے استحقاق سے کچھ زیادہ دینا۔ (۲) مَنَّ: کسی بڑے احسان کرنے کے لیے۔ (۳) اَنْعَمَ: کسی انسان پر سوائے اپنی ذات کے احسان کرنے کیلئے آتا ہے۔ (۴) اَحْسَنَ: بہت عام ہے اور اس کا تعلق دوسرے سے بھی ہو سکتا ہے اور اپنی ذات سے بھی۔

۱۵۔ اختیار (رکھنا)

کے لیے خِيَرَة، مُلْك، وَلَايَة اور اَمْكَنَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ خِيَرَة۔ خیر یعنی اچھا اور بہتر اور خِيَرَة اور اختیار یعنی دو یا زیادہ چیزوں میں سے کسی اچھی چیز کو پسند کر لینا، چن لینا یا اختیار کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (۳۳/۳۶) کسی مومن مرد یا مومن عورت کا یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو ان کا اپنا کچھ اختیار باقی رہ جائے۔

۲۔ مَلَكَ: مِلْك ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی کے قبضہ میں ہو اور کسی دوسرے کا اس میں تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو اور مَلَكَ اور مِلْك دونوں اس لحاظ سے ہم معنی ہیں (مف) یعنی مَلَكَ ایسی چیز میں اختیار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا (۱۷/۴۶) اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں۔

اور وِقْر کا لفظ اسی معنوی بوجھ کی اس زیادہ سے زیادہ مقدار کو کہتے ہیں جو اٹھانے والے کی استطاعت کے مطابق ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۔ (۵۱/۲) بکھیرنے والی ہواؤں کی قسم جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں پھر ان ہواؤں کی (جو پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔

۴۔ وِزْر: ابن فارس لکھتے ہیں کہ کوئی شخص جب اپنا کپڑا پھیلا کر اس میں اپنا بوجھ رکھ کر اور اُٹھا کر چل دیتا ہے تو یہ وِزْر ہے۔ اور اسی لیے الذنب (گناہ) کو وِزْر (بوجھ) کہتے ہیں۔ یعنی اپنے کیے ہوئے عمل کا بوجھ۔ اور ایسے ہی وِزْر اسلحہ کو بھی کہتے ہیں جمع اوزار (م۔ل) اور آوْزَرَ اِیْزَارًا کے معنی چھپانا، لے جانا اور پناہ دینا وغیرہ بھی آئے ہیں (منجد) اور اسی طرح وَزَر کے معنی کسی پہاڑ میں جائے پناہ کے بھی آئے ہیں (مف) اور وِزْر کا استعمال اکثر گناہوں کے بارِ گراں کے لیے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ (۶/۳۱) اور وہ اپنے (اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بہت بُرا ہے۔

۵۔ اِصْر: الاصر کے معنی (۱) گرہ لگانے اور (۲) کسی چیز کو زبردستی روک لینے کے ہیں (مف م ل) اس لحاظ سے اپنے عہد و پیمان کی پابندی اور شرعی احکام کی تعمیل کی ذمہ داری کا بار اِصْر ہے اور ابن فارس کے نزدیک ہر عقد، عہد اور قرابت اِصْر ہے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا (۲/۲۸۶) اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

پھر اِصْر کا اطلاق راہِ حق کو اختیار کرنے میں ان رکاوٹوں پر بھی ہوتا ہے۔ جو کسی معاشرہ کے رسم و رواج کی وجہ سے پیش آتی ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (۷/۱۵۷) اور (محمد رسول اللہ) ان پر سے وہ بوجھ اتارتے ہیں جو ان (کے سر) پر تھے۔ اور وہ طوق بھی جو ان (کے گلے) میں تھے

۶۔ کَلٌّ: بمعنی محتاج، عیال، یتیم، درماندہ، عاجز اور بوجھ کے ہیں۔ منجد م۔ا۔م۔ل) اور کَلّ سے مراد تربیت کی ذمہ داری یا نان و نفقہ کا بوجھ ہے۔ قرآن میں ہے:

اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ (۱۶/۷۶) ان دونوں میں سے ایک گونگا ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے۔ وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ۔ (۷/۱۱۱)

درباریوں نے فرعون سے کہا کہ فی الحال موسیٰ اور اس کے بھائی کے معاملہ کو موقوف رکھیے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجئے (جالندھری)

بولے ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیج پرگنوں میں جمع کرنے والوں کو۔ (عثمانیؒ)

۴۔ نَسَأَ: بمعنی کسی چیز کو موخر کر دینا۔ محاورہ ہے۔ نَسَأَكَ اللّٰهُ فِيْ اَجَلِكَ یعنی خدا تمہاری عمر دراز کرے (مف) اور نَسِيْئَةً تاخیر اور ادھار کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی خرید و فروخت اور لین دین میں رقم بعد میں ادا کرنا۔ اور نَسِيْءُ کا لفظ قرآن کریم نے تقدیم و تاخیر کے معنوں میں استعمال کیا ہے اور فی الحقیقت یہی اس کا معنی ہے۔ یعنی ایک بات میں تعجیل ہو اور دوسری میں تاخیر (م۔ ق) کفار مکہ یوں کرتے تھے کہ حج کے ایام کو مقدم یا موخر کر کے موسم کے مطابق بنا لیتے تھے تاکہ فصلیں پک تیار ہو جائیں اور خدام کعبہ کے نذرانوں کی ادائیگی میں سہولت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی تقدیم و تاخیر کو کفر قرار دیا اور فرمایا:

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا۔ (۹/۳۷)

امن کے کسی مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرنا ہے اور اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں ایک سال تو اس کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام۔

ماحصل: (۱) اَخَّرَ: اس کا استعمال عام ہے۔

(۲) اَرْجٰی: ایسی تاخیر جس میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو۔ پُرامید ہونے کی وجہ سے دیر کرنا۔

(۳) اَرْجَۃَ: ایسی تاخیر جس میں احتیاط ملحوظ ہو تاکہ کام درست ہو سکے۔

(۴) نسئ: ایک بات میں تعجیل اور دوسری میں تاخیر کرنا۔

۵۲۔ پیچھے لگانا۔ پیچھے لگنا

کے لیے اَتْبَعَ، قَفّٰی اور قَفّٰی (قفو) اور اَغْرٰی (غری) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَتْبَعَ: لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ لازم ہو تو اس کے معنی پیچھے لگنا یا تعاقب کرنا ہے۔ مثلاً:

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ (۲۶/۶۰)

تو فرعون کے درباریوں نے سورج نکلتے ہی ان کا (بنی اسرائیل) کا تعاقب کیا۔

اور متعدی ہو تو اس کے معنی پیچھے لگانا ہو گا۔ ارشاد باری ہے:

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً۔ (۲۸/۴۲)

اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (۶۹/۳۹) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھی۔

۳۔ ثَقَبَ: آگ کا روشن ہونا۔ ستارہ کا چمکنا۔ اور ثَقَبَ سرخی میں آگ کے مشابہ ہونا (منجد) روشنی کا پوری طرح نفوذ کر جانا اور آر پار ہو جانا (م۔ل) ثَقَبَ بمعنی کسی چیز میں سوراخ کرنا اور ثاقب کے معنی اتنا روشن کہ جس چیز پر اس کی شعاعیں پڑیں ان میں سے چھید کرتی ہوئی پار گزر جائیں (مف) گویا ثقب میں تیزی اور آگ کی طرح سرخ روشنی کا تصور پایا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (۱۰/۳۷) مگر جو کوئی (شیطان فرشتوں کی بات کو) جھپٹ لیتا ہے تو جلتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگتا ہے۔

۴۔ سَنَا: بمعنی (چمکنے والی بجلی کی) کوند۔ پنجابی لشک۔ نگاہوں کو خیرہ کرنے والی روشنی (منجد) قرآن میں ہے:

یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (۴۳/۲۴) (اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے) اس کی چمک آنکھوں کو (خیرہ کر کے بینائی کو) اُچکے لیے جاتی ہے۔

۵۔ دُرِّیٌّ: دَرَّ میں چمک اور زیادتی دو تصور پائے جاتے ہیں۔ سَیْفٌ دُرِّیٌّ بمعنی چمک دمک والی تلوار۔ اور دَارٌّ اور اَدَرُّ بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ لفظ مِدْرَارًا میں یہی مفہوم ہے اور دُرّ چمکنے والے موتی کو کہتے ہیں۔ اور کبھی یہ دونوں باتیں اکٹھی پائی جاتی ہیں جیسے کَوْكَبٌ دُرِّیٌّ بہت زیادہ چمکدار ستارہ۔ یعنی روشن بھی بہت ہو اور چمک دمک بھی بہت رکھتا ہو۔ قرآن میں ہے:

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ (۳۵/۲۴) گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا ہے۔

ماحصل: (۱) بَزَغَ: اجرامِ فلکی کا بوقتِ طلوع جگمگانا۔

(۲) اشرق: کسی چیز پر روشنی پڑنا اور پھیلنا اور اُسے منور کر دینا۔

(۳) ثقب: سرخ اور تیز روشنی کا آر پار گزر جانا۔

(۴) سنا: نگاہوں کو خیرہ کرنے والی روشنی۔ کوند، لشک۔

(۵) دُرّی: بہت زیادہ چمکدار

۱۷۔ چند

کے لیے مَعْدُوْدَة، بِضْع اور نَفَر کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ مَعْدُوْدَة کے معنی ہیں گنتی کے، چند ایک یا تھوڑے۔ زیادہ کے مقابلہ میں کم۔ جیسے ہزار کے مقابلہ میں سینکڑہ بھی تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (۲۱/۱۲) اور یوسفؑ کے بھائیوں نے انہیں حقیر سی قیمت چند درہموں کے عوض بیچ دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَخِيۡهِ (۱۲/۸۷) اس کے بھائی کی تلاش کرو۔

۴۔ تَجَسَّسَ: جَسّ کے معنی ہیں نبض دیکھ کر مریض کے اندرونی حالات معلوم کرنا۔ یہ حَسّ سے خاص ہے حَسّ میں تو حواسِ خمسہ سے کام لے کر بیرونی حالات کا پتہ لگایا جاتا ہے جبکہ جَسّ اندرونی حالات معلوم کرنے کو کہتے ہیں۔ اور لفظ جاسوس اسی سے مشتق ہے (مف) اور تَجَسُّس بمعنی بھید ٹٹولنا۔ ٹوہ لگانا۔ جاسوسی کرنا اور کسی کے عیوب اور کمزوریاں تلاش کرنا۔ پھر دوسروں کو اطلاع دینا۔ اور یہ صفت مذموم ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا (۴۹/۱۲) اور نہ (کسی کے) عیب ڈھونڈو اور نہ ہی ایک تمہارا دوسرے کی غیبت کرے۔

۵۔ اِلۡتَمَسَ: لَمَسَ بمعنی ہاتھ یا انگلیوں سے کسی چیز کو ٹٹولنا۔ اور اِلۡتَمَسَ بمعنی کسی چیز کو چھو چھو کر ڈھونڈنا۔ (فل ۱۷۱) بار بار طلب کرتے جانا۔ ڈھونڈنے کی مسلسل کوشش کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا۔ (۵۷/۱۳) ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو۔

۶۔ جَاسَ: کسی چیز کی طلب میں انتہا کو پہنچنا۔ (فل ۱۷۱) کسی چیز کو بڑی حرص سے ڈھونڈنا (م۔ق) قرآن میں ہے:

بَعَثۡنَا عَلَيۡكُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِىۡ بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّيَارِ (۱۷/۵) ہم نے تم پر اپنے سخت لڑائی والے بندے مسلط کر دیے جو شہروں میں گھس گئے۔

۷۔ بَعۡثَرَ: بمعنی ڈھونڈ نکالنا۔ اور بَعۡثَرَ الۡمَتَاعَ بمعنی سامان کا الٹ پلٹ کرنا (منجد) اور بُعۡثِرَ کا لفظ دراصل بُعِثَ اور عُثِرَ سے مرکب ہے۔ جس میں دونوں فعلوں کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی اُلٹ پلٹ کر کے مُردوں کو اٹھانا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ (۸۲/۴) اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی۔

دوسرے مقام پر ہے:

اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ۔ (۱۰۰/۹) کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب نکال باہر کیا جائے گا جو قبروں میں ہے۔

۸۔ تَحَرّٰى (حرو یا حری)۔ اَلۡاَحۡرٰى بمعنی زیادہ لائق۔ زیادہ مناسب۔ زیادہ بہتر۔ اور تَحَرّٰى بمعنی استعمال میں زیادہ مناسب و لائق کو طلب کرنا۔ دو چیزوں میں سے زیادہ بہتر کو طلب کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

وَاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا۔ (۷۲/۱۴) اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمانبردار ہیں اور بعض (نافرمان) گنہگار ہیں تو جو فرمانبردار ہوئے انہوں نے ہدایت کے بہتر راستے کو طلب کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ شَرِیْعَة : شرع بمعنی کسی چیز کا کھینچ کر یا بلند ہو کر سامنے آنا یا ظاہر ہونا کہتے ہیں۔ شَرَعَ الْبَعِیْرُ عُنُقَہٗ اونٹ نے گردن اس طرح بلند کی کہ وہ نمایاں طور پر نظر آنے لگی (م ۔ ل) اور شرع للقوم بمعنی قوم کے لیے قانون بنانا۔ اور شَرِیْعَة بمعنی اسلامی قانون۔ خدائی احکام۔ ضابطہ (منجد) اور شریعت اسلامیہ اسلامی قوانین کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور شَرِیْعَة بمعنی واضح اور متعین راستہ۔ لیکن اس کا اطلاق صرف احکام الٰہیہ پر ہوتا ہے (مف)

ہمارے خیال میں امام راغب کی تعریف یا معنیٰ زیادہ صحیح ہے یعنی لفظ شریعت کے معنی اسلامی قانون نہیں بلکہ اللہ کے احکام ہیں۔ کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ دین تو سب انبیاء و رسل کا ایک ہی رہا ہے مگر شریعت میں (اقتضائے زمانہ کے تحت) تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ دین کی حیثیت باپ کی ہے اور شریعت کی حیثیت ماں کی۔ آپؐ نے فرمایا، ہم انبیاء کا باپ تو ایک ہی ہے مگر مائیں الگ الگ ہیں۔ گویا دین ایسے غیر متبدل احکامات الٰہیہ پر مشتمل ہے جو ابتدائے تخلیق آدم سے ایک ہی رہے ہیں جیسے ایمان بالغیب، اللہ، فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ایمان اور قانون جزا و سزا وغیرہ نماز، روزہ زکوٰۃ کے احکام اور حدود و تعزیرات وغیرہ اور شریعت کے احکام کی مثال یوں سمجھیے جیسے نمازوں کی تعداد۔ ان کی رکعتیں اور طریق ادائیگی۔ شریعت ہر صاحب شریعت نبی یا رسولؑ کی الگ تھی مگر دین ایک ہی رہا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ   پھر ہم نے آپؐ کو دین کے کھلے راستے پر قائم کر دیا۔

(۴۵/۱۸)

اس آیت سے واضح ہے کہ آپ کو الگ شریعت دی گئی تھی۔

۵۔ مِنْهَاج : نہج الامر والطریق بمعنی کام یا راستہ کا واضح ہونا (منجد) اور منہاج بمعنی واضح دستور العمل ہے (مف) یعنی شرعی احکام کی ادائیگی کا طریق کار۔ اور یہ طریق کار بھی انبیاء کو اللہ ہی کی طرف سے بتلا دیا جاتا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جبریلؑ رسول اللہ کو دو دن آ کر دن کی پانچوں نمازیں پڑھاتے رہے۔ پہلے دن اول اوقات میں اور دوسرے دن آخر اوقات میں۔ اور بتلایا، ان اوقات کے درمیان کسی وقت بھی نماز ہو سکتی ہے۔ یہ منہاج ہے۔ گویا شریعت ہی کی وسعت اور وضاحت کا نام مِنْهَاج ہے (فق ل ۱۱) ارشادِ باری ہے:

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا۔   ہم نے تم میں ہر ایک کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔

(۵/۴۸)

۶۔ مَنْسَك : نَسَكَ بمعنی زاہد بننا۔ درویش بننا۔ اور نَسَكَ لِلّٰهِ بمعنی اللہ کے لیے قربانی کرنا (منجد) مَنْسَك کا لفظ مِنْهَاج سے اخص ہے اور اس سے مراد صرف وہ طریق کار ہے جو عبادات سے تعلق رکھتا ہو۔ جیسے فرمایا:

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ   ہم نے ہر ایک امت کے لیے بندگی کی راہ مقرر کر دی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ (۸۸/۱۷) کیا لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (عجیب) پیدا کیا گیا ہے؟

۲۔ اَنّٰی: کسی کام کی وجہ پوچھنے کے لیے آتا ہے۔ کیونکر۔ جیسے قرآن میں ہے:

اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہُ الۡمُلۡکُ عَلَیۡنَا (۲/۲۴۷) اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیسے ہو سکتا ہے؟

۴۵۔ کیوں ۔ کیوں نہ

کے لیے لِمَ، لَوۡلَا اور لَوۡمَا کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لِمَ: بمعنی کیوں۔ کس لیے۔ جیسے فرمایا:

رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِیۡۤ اَعۡمٰی (۲۰/۱۲۵) اے میرے پروردگار! تُو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا!

۲۔ لَوۡلَا: بمعنی کیوں نہ۔ ھَلَّا کے معنی میں توبیخ اور تحضیص کے لیے آتا ہے اور اس کے بعد متصلاً فعل کا آنا ضروری ہے۔

تحضیص کی صورت میں فعل مضارع کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے:

لَوۡلَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰہَ (۲۷/۴۶) تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے۔

اور توبیخ کی صورت میں فعل ماضی کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ جیسے:

لَوۡلَا جَآءُوۡ عَلَیۡہِ بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ۔ (۲۴/۱۳) وہ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟

۳۔ لَوۡمَا: حرفِ تحضیص ہے۔ اور مضارع پر داخل ہو کر لَوۡلَا کے معنی دیتا ہے۔ قرآن میں ہے:

لَوۡمَا تَاۡتِیۡنَا بِالۡمَلٰٓئِکَۃِ (۱۵/۷) تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ضَمَّ: کسی ایک ہی چیز کے کسی متعلقہ حصے کو اس کے ساتھ لگا دینا۔ شامل کرنا (منجد) ضمیمۃ الکتاب مشہور لفظ ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ (۲۰/۲۲) اور (اے موسیٰ) تم اپنا ہاتھ بغل سے ملاؤ تو وہ بالکل سفید نکلے گا۔

۸۔ مَشَجَ: بمعنی ملانا۔ خلط ملط کرنا اور مشج اور مشیج بمعنی ملا ہوا مخلوط (ج امشاج) (منجد) یعنی دو ہم جنس چیزوں کا آپس میں مل کر ایک ہو جانا —— ارشادِ باری ہے:

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ (۷۶/۲) اور ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ (یعنی عورت اور مرد دونوں کا) سے پیدا کیا جسے ہم اُلٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں۔

۹۔ مَزَجَ: الشراب بمعنی مشروب میں کوئی چیز ملانا۔ اور جو چیز کسی مشروب میں ملائی جائے اسے مِزج اور مِزاج کہتے ہیں (مف منجد) اور اطباء کی اصطلاح میں بدن کی مختلف خلطوں کے باہم ملنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے مزاج کہتے ہیں۔ طبیعت۔ حال (م۔ق) قرآن میں ہے:

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا (۷۶/۱۷) اور وہاں انھیں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

قرآن میں ایسے دو مزاج کافور اور تسنیم کا بھی ذکر آیا ہے۔

۱۰۔ مَرَجَ: دو چیزوں کا آپس میں اس طرح ملنا کہ ان کی انفرادی حیثیت بھی برقرار رہے۔ غُصْنٌ مَرِيجٌ باہم گتھی ہوئی ٹہنی۔ اور امر مریج بمعنی پیچیدہ اور گڈمڈ معاملہ جس میں دو یا زیادہ نظریات آپس میں اُلجھ رہے ہوں (مف) ارشادِ باری ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ (۵۵/۱۹) اس نے دو دریا رواں کیے جو آپس میں ملتے ہیں۔ (جالندھری) ملے ہوئے چلائے دو دریا (عثمانیؒ)

۱۱۔ شَابَ: بمعنی ملانا۔ دھوکہ دینا۔ خیانت کرنا (منجد) (شوب) اور بمعنی شہد۔ اور ہر وہ خوردنی چیز جو کسی دوسری چیز میں ملائی جائے۔ اور شہد کو بھی اس لیے شوب کہتے ہیں کہ وہ عموماً ہر مشروب میں ملائی جاتی ہے۔ اسی سے لفظ شائبہ مشہور ہے جو ملاوٹ اور کھوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (مف) قرآن میں ہے:

ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ (۳۷/۶۶) پھر اس کھانے کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا۔

۱۲۔ ضَغَثَ (الحدیث) گفتگو کو ملانا۔ خلط ملط کرنا۔ اور ضغث من الخبر او الامر بمعنی مخلوط خبر یا معاملہ جس کی کوئی حقیقت و بنیاد نہ ہو۔ اور اَضْغَثَ الرُّؤْيَا بمعنی خواب کو شک سے بیان کرنا۔ اور اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بمعنی ڈراؤنے خواب۔ مخلوط قسم کے خواب جن کی حقیقت بیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔۔۔پہاڑ، وادیاں اور اماکن

جن پہاڑوں، میدانوں یا وادیوں کے نام قرآن کریم میں آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱-۲- صفا اور مروۃ: بیت اللہ کے قریب دو مشہور و معروف پہاڑیاں- جن کے درمیان حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں سات چکر کاٹے تھے۔ آج کل ان پہاڑیوں کو کاٹ کر درمیانی وادی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ صرف پہاڑیوں کے نشان باقی رہ گئے ہیں۔ ہر حاجی کے لیے ان کے درمیان سعی کرنا حج و عمرہ کا لازمی جزو ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ (۲/۱۵۸) — بیشک (کوہ) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

۳- جُودِیّ: طوفانِ نوح کا سلسلہ مسلسل ۴۰ دن جاری رہا۔ یعنی بارش بھی ہوتی رہی اور زمین کے نیچے سے بھی پانی اُبلتا رہا۔ اس دوران کشتی نوح مسلسل بلند ہوتی رہی۔ اور اس وقت تمام روئے زمین پر یہ طوفان آیا، جہاں نوع انسانی آباد تھی۔ بعد میں پانی اترنا شروع ہوا تو ۱۵۰ دن اسی پانی کے اترنے میں لگ گئے۔ اور جب اترنا شروع ہوا تو کشتی جودی پہاڑ پر آکر ٹک گئی۔ جودی کردستان کے علاقہ میں سلسلہ ہائے کوہ اراراط یا ارارات میں سے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور آج تک اسی نام سے مشہور ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (۱۱/۴۴) — حکم ہوا کہ "اے زمین! اپنا سارا پانی نگل جا، اور اے آسمان رُک جا" سو پانی خشک ہو گیا اور فیصلہ چکا دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹِک گئی۔

۴تا۶- سینا، (سینین) طور اور طوی- سینا اور سینین ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ سینا ایک بلند پہاڑ ہے جس کی بلندی ۷۳۵۹ فٹ ہے جو مدین سے مصر یا مصر سے مدین جاتے ہوئے (شام کے ملک میں) راستے میں پڑتا ہے۔ اسی مقام پر موسیٰ علیہ السلام کو دو دفعہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اسی پہاڑ کی ایک چوٹی کا نام طور ہے۔ اور اسی پہاڑ کے دامن میں وادی کا نام طُوٰی ہے جسے قرآن میں وادی مقدس اور البقعۃ المبارکۃ بھی کہا گیا ہے۔ موسیٰؑ جب بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لائے تو اسی راستے سے گزرے تھے۔ کوہِ طور کو اسی نسبت سے طورِ سینین بھی کہا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ۔ (۹۵/۱-۲) — انجیر اور زیتون (والے علاقوں) کی قسم اور طور سینین کی بھی۔

۷- عرفات: مکہ سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ جسے جبلِ عرفات کہتے ہیں۔ اور اس پہاڑ کے دامن یا وادی کو بھی عرفات ہی کہتے ہیں۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد حجاج یہاں شام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ